''ماں'' کی عظمت اور اس کے احترام، حقوق وفرائض ذمہ داریوں کے حوالے سے ہر مکاتب کے لوگ اپنے خیالات اور اپنی تعلیمات، تصورات اور نظریات کو اپنے معاشرے کے لوگوں کو بیان کرتے ہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ ماں کے تقدس اور اس کی اس ذمہ داری وفرائض کے حوالے سے بات کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو ہمارے معاشرے اور زمانے کے لوگ عمل کے معاملے میں پہل کرنے سے دامن بچاتے اور کتراتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے بچوں کو ''جنت کا پھول'' قرار دیا ہے۔ ماں کے فرائض اور ذمہ داری سے متعلق ذیل میں چند قرآنی آیات کے تراجم کو تحریر کرتے ہیں اور یہ وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ماں کی ذمہ داری وفرائض کے حوالے سے اللہ نے اپنی امانت تفویض کی ہے وہ کیا ہدایت و احکام دیتا ہے اور آج کی مائیں کس حد تک اللہ اور اس کی کتاب کے بتائے ہوئے راستے پر عمل کر رہی ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

> اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا، تکلیف سے جنا، اس کو تکلیف سے اٹھائے پھرنا، اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ۳۰ مہینے ہے۔(۳)

اللہ رب العزت نے اپنی کتاب ''قرآن مجید'' میں والدین خصوصاً ماں کی عزت و احترام کے متعلق ارشاد ہے:

> اور حکم کر چکا تیرا رب کہ نہ پوجو اس کے سوائے اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

اللہ رب العزت نے نیک اولاد کی خواہش کا ذکر کیا ہے:

> پروردگار اپنی قدرت سے مجھے صالح اولاد عطا فرما بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے۔(۴)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے حصول کی خواہش کا تذکرہ کرتے ہوئے دعا مذکور ہوئی۔

> پروردگار مجھے صالح اولاد عطا فرما۔(۵)

اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔(۶)

اللہ رب العزت نے اس کائنات میں انسان کو بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں، ان میں اولاد کی نعمت سب سے بڑی عظیم اور امانت والی ہے۔ اولاد نسل انسانی کی بقا اور تسلسل کا حصہ ہیں، انسان ''خلیفۃ الارض'' ہیں۔ اس کائنات میں وہ عورت حقیقی معنوں میں کامیاب ہے جس کی حیات پاکیزہ اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں بسر ہوتی ہے۔ دین اسلام نے اس جہاں میں خواتین کے جو چار پاکیزہ اور بے مثال، ایثار ولازوال رشتوں کو قبولیت کا شرف عطا کیا ہے، وہ دنیا کے کسی مذہب نے خواتین کو نہیں دیا، خواتین کا ایک اہم روپ اور منصب ''ماں'' کا ہے اسلام نے جس کے قدموں کے نیچے ''جنت کی نوید'' دی ہے۔ خواتین کا ایک رشتہ بہن کا ہے جو اپنے مقام پر محبت کے رشتے سے سرشار ہے، خواتین کا ایک رشتہ زوجہ یعنی بیوی کا ہے۔ جس کی بے مثال ایثار وفا وقربانی اور خدمت کو اور اطاعت خاوند کے ''جنت'' سے تعبیر کیا گیا ہے خواتین کے وجود کا ایک اہم اور قابل ذکر وفخر رشتہ ''بیٹی'' کا ہے۔

خواتین کے فرائض بحیثیت ''ماں'' سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

ماں رحمت ومحبت، شفقت کی حسین تصویر، اسی کے دم سے ہے کائنات آباد،
عظمت اس کی بے نظیر۔

اللہ رب العزت نے عورت کو ''ماں'' بنا کر اس کی عظمت کو جو شان اور مقام عطا کیا ہے وہ اللہ کی طرف سے اس کی اہمیت کا اعلان ہے، آج کی ماؤں کو یہ بات اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا چاہئے کہ منصب مادریت اپنے اندر بڑا تقدس بھی رکھتی ہے اور بڑی ذمہ داری اور فرائض کی بجا آوری کا تقاضا بھی کرتی ہے کیونکہ ہر ماں کا وجود ایک خاندان اور کنبے کی بنیادی منتظم کا محور ہوتا ہے ماں اور اولاد کا رشتہ نظام حیات میں بڑی اہمیت کا حامل ہے ماں کی گود میں کھیلتا ہوا بچہ اور دوسری طرف بوڑھی ماں کی خدمت کرتا ہوا نوجوان دراصل یہ دونوں روپ و منصب اسلامی معاشرے کی بنیاد قرار پاتے ہیں، اس کائنات میں وہ گھر سب سے زیادہ عظیم اور قابل عزت و تکریم کا درجہ پالیتا ہے جس گھر میں ''ماں'' جیسی پاکیزہ اور عظمت والی عظیم ہستی کا وجود موجود ہو۔ ماں اس کائنات میں سب سے عزیز ہستی ہے کیونکہ کائنات کی ضمانت اور سلامتی ماں ہی کے دم سے

ہے۔

اللہ رب العزت والدین کے احترام وعظمت کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے میں پہنچ جائیں تو ان کو اف بھی نہ کہو اور نہ ان پر خفا ہو اور ان کے ساتھ ادب سے بات چیت کرو ان کے لئے اطاعت کا بازو محبت سے جھکاؤ اور کہو کہ میرے پروردگار تو ان پر رحمت فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔(۷)

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

اور اللہ کی عبادت میں مشغول رہو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔(۸)

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں۔

میرے شکر گزار رہو، اپنے والدین کے شکر گزار رہو، میری طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔(۹)

اللہ رب العزت نے عورت کو ماں کے منصب پر فائز کر کے جو ذمہ داری ادا کی ہے وہ ایک اہم اور حساب واحتساب والا فریضہ ہے اللہ اپنی ہر نعمت کا اور ایک ایک عمل کا حساب لے گا جو اس کے فرشتے ہر فرد کے دونوں کاندھوں پر رجسٹر کی صورت میں اندراج کر کے ''دنیاوی عمل کی کتاب'' کو مکمل کر رہے ہے۔ اللہ روز حساب فرشتوں کی تحریر کی ہوئی ''اعمال کی کتاب'' اس کے سامنے رکھ دیں گے اور جس فرد کا جیسا عمل ہوگا اس کی روشنی میں فیصلہ سنا دیں گے اور اس روز کوئی نہ انصافی نہ ہوگی۔

اللہ رب العزت اور اس کے پیارے رسول کریم ﷺ نے ماں کی عظمت، اہمیت، مقام و مرتبہ اور فرائض و ذمہ داری کو واضح طور پر اپنی کتاب قرآن میں بیان کئے ہیں۔ ماں کے فرائض و ذمہ داری پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے محمد الیاس اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

ماں ایک ایسا رشتہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں، اولاد کے لئے اللہ رب العزت کا دیا ہوا، بہترین تحفہ ''ماں'' ہے ماؤں کی تربیت بچوں پر گہرے

اثرات مرتب کرتی ہے ان کی بہترین تربیت انہیں معاشرے کا بہترین مفید شہری بنانے میں بنیادی محرک بنتی ہے ماں اس سایہ دار درخت کی مانند ہے، جو سورج کی گرمی کو برداشت کر کے اپنے نیچے بیٹھنے والوں کو ٹھنڈی چھاؤں دیتا ہے۔ایک اچھی اور نیک سیرت ماں اپنی دنیا کو جنت اور آخرت کی جنت کو مکمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ایک ماں اپنی اولاد کے مستقبل کو سنوارنے، تابناک اور گھر کو جنت نظیر بنانے کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہے کسی بھی معاشرے کی مضبوطی امن وسکون، ترقی کا راز، خوشحالی اور استحکام میں ایک اہم کردار ماں کا ہی ہوتا ہے کیونکہ ماں معاشرے اور ملک وقوم کو اولاد افرادی قوت کی شکل میں، سیاستدانوں اور حکمرانوں کی صورت میں دے گی ماں اگر اچھی، نیک اور ایمان دار اولاد واداروں کو ملک اور قوم کو دے گی تو ادارے ایمان داری سے، سیاست داں حب الوطنی سے اور حکمران خوف الٰہی سے عوام کی، رعایا کی اور ریاست کی خدمت انجام دیں گے۔(۱۰)

قرآن وحدیث میں جہاں اولاد کے لئے والدین سے محبت اور ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا گیا، انہیں اف تک بھی کہنے سے منع کیا گیا ہے، اللہ رب العزت نے اپنی اطاعت و بندگی کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی ہے وہاں والدین پر اہم ذمہ داری بھی عائد کی ہے اگر والدین اپنی ذمہ داریوں سے عہد برآ نہیں ہوتے ہیں، اپنی اولاد کو صحیح راہ پر زندگی گزارنے کا طریقہ وسلیقہ نہیں سکھاتے ہیں، انہیں احکامات الٰہی اور فرمان رسول ﷺ کے زیور سے آراستہ و پیراستہ نہیں کرتے ہیں تو پھر ان کی بے راہ روی اور اخلاقی زبوں حالی کا شکوہ مناسب نہیں ہے آج ماں اور باپ دونوں غور کریں کہ انہوں نے کہاں پر غلطی کی۔

ماں روح زندگی، محبت والفت ہے جس کا کام
کرے جو اطاعت اس کی، رب کرتا ہے بلند مقام

ماں اگر اس جہاں میں اپنی عظمت کو پالے، ماں اگر اس کائنات میں اپنی ممتا کو سلجھ جائے، ماں اگر اس دنیا میں اپنی تقدیر کو جگالے، ماں اگر اس آخرت کی کھیتی والی دنیا اپنی ذمہ داری کو

نبھادے تو شاید یہ کائنات امن کا گہوارہ ہو جائے، یہ جہاں خوشیوں اور سکون کی آرام گاہ ہو جائے، یہ دنیا محبت ہی محبت کی تصویر جنت بن جائے۔ ماں اچھی ہوگی سارا زمانہ اچھا ہوگا ماں خراب ہوگی سارا زمانہ خراب ہوگا، ماں نیک ہوگی قوم اور ملت نیک ہوگی ماں اطاعت گزار ہوگی اولاد فرماں بردار ہوگی۔

مولانا جمیل اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں ''حضرت ابوہریرہ ایک تاریخ ساز ماں حضرت میمونہ کے نیک اور سعادت مند فرزند تھے، آپ فرماتے ہیں:

> ''ایک آدمی اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میرے لئے کیا حکم ہے (یعنی کونسا نیک عمل کروں) آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کر پھر اس نے اپنے سوال کو لوٹایا (کہ میرے لئے کیا حکم ہے) آپ ﷺ نے پھر فرمایا اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اس نے پھر اپنے سوال کو دھرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کر، پھر اس نے اپنے سوال کو دھرایا آپ ﷺ نے فرمایا اپنے باپ کے ساتھ حسن سلوک کر۔''

> آپ ﷺ نے والدین کی مغفرت کے لئے چار باتیں بیان کی ہیں ① دعاو استغفار کرنا، ② عہد و پیمان کی تعظیم و تکریم کرنا جو انہوں نے کئے، ③ صلہ رحمی کرنا، ④ والدین کی نافرمانی سے بچنا۔ (۱۱)

ماں کی ذمہ داری کے حوالے سے اپنی بات اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مصنف اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

> ایک مسلم معاشرے میں گھر کے اندر ماں کی شخصیت ہی وہ بنیادی محور ہوتی ہے جس پر گھر کا پورا انظام گردش کرتا ہے، اب یہ بات ایک ماں کے اپنے اختیار میں ہے کہ وہ بچوں کی تربیت و پرورش کے فرائض کا کون سا انداز، کون سا طریقہ اور کون سا سلیقہ اختیار کرتی ہے۔ یہ بات عام طور پر مشاہدے میں آئی ہے کہ جب ملت اور ملک کے نونہالان چمن و وطن کی

ماؤں سے کوئی اصلاحی یا تربیتی بات کی جاتی ہے تو ایسے مواقع پر خواتین بحیثیت ''ماں'' اپنی کوتاہی و غلطی کو تسلیم کرنا گوارا تو بہت دور کی بات ہے حق اور سچ کو قبول کرنا خواتین وہ بھی دور حاضر کی ایک انہونی بات ہے، لیکن میرا اپنا یہ ذاتی خیال ہے کہ ماں اس حقیقت اور سچائی پر غور کرے کہ 'میرا گھر میری جنت' جب خواتین کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائی جاتی ہیں تو پھر دوسری جانب سے یہ تاثر اور ردعمل سامنے آتا ہے کہ ساری ذمہ داریاں ہمارے ہی سر تھوپی جا رہی ہے۔ مردوں کا یعنی باپ کا کوئی کام اور فریضہ نہیں ہے؟ ان کی کوئی ذمہ داری نہیں بنتی؟ اور اگر خواتین کے سامنے ان کے حقوق کا تذکرہ کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں یہ خیالات تو بہت اچھے ہیں لیکن یہ تو مردوں کو بتائے جانے چاہئیں تاکہ وہ یہ تمام حقوق ادا کریں۔ (۱۲)

ماں کی تربیت: وقت کی اولین ضرورت ہے:

اللہ رب العزت نے مرد اور عورت کی جنسی تسکین اور گھر آباد کرنے کی خواہش کی خاطر دو خاندانوں کے دو مختلف ''جنس اور صنف'' کے جسموں کو ازدواجی رشتہ میں قید کر کے ملا دیا یعنی میاں اور بیوی کے رشتوں کو زمین پر آباد و قائم کر دیا۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی شادی و نکاح کے عمل کے نتیجے میں ''میاں بیوی'' کے رشتے میں جڑ گئے اور دونوں نے اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز اور جسمانی لذت و جنسی تسکین کو مکمل کر کے فریضہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ ایک میاں بیوی کے شادی شدہ جوڑے کی ازدواجی زندگی کے شروعات اور عمل کے نتائج کی صورت میں بیوی ''ماں'' اور شوہر ''باپ'' بنتا ہے اور اس طرح ہر گھر کے گلشن میں اور ہر گلشن کے آنگن میں اور آنگن کے چمن میں اور ہر چمن کے صحن میں وہ پھول اولاد کی صورت میں کھلتا ہے جس کو دنیا اور زمانہ جس کو ماں اور باپ کبھی کوئی بیٹی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ کیا میاں بیوی نے ان شرعی تقاضوں کو پورا کیا جو اللہ کو ازدواجی تعلقات کے مناظر میں پورا کرنا مقصود تھا۔ یقیناً اس کا جواب نفی میں ملے گا، کیونکہ زمین پر کسی ماں نے اپنی دختر کو یہ علم نہیں دیا کہ وہ ایک رحمت والی بیٹی ہے اور کسی باپ نے اپنے بیٹے کو یہ نہیں بتایا کہ تیرا مقام اور رتبہ اس جہاں میں کیا ہے۔ یہ ایک سچی کہانی ہے کہ دو، چار اور چھ یا پھر

سال سال اولاد پیدا کرنے سے عورت ماں نہیں بن جاتی ہے۔ ماں کے منصب اور مقام پر وہی بیوی فائز ہوسکتی ہے جس نے اپنی ساری زندگی اس رنگ برنگی اور قوس وقزح والی دنیا کو اپنے لئے قید خانہ اور اپنی زندگی کو مومن کے لئے موت کا افسانہ اور اپنے دن رات کو جنت کا خواب نامہ بنا کر گزارا ہو۔ اور جب اللہ نے اس کو اپنی امانت عطا کی ہو تو اس نے اللہ کی امانت کی بہترین خطوط پر تربیت اور اپنی ممتا کی حقیقی روح اس کے وجود میں اتاری ہو۔ اب مرحلہ آتا ہے اس کائنات میں باپ کا تو کیا کسی باپ نے اس بات پر غور کیا کہ ایک شوہر کی حیثیت سے وہ اپنی بیوی کے ساتھ جواز دواجی رشتہ قائم کیا کرتا ہے اس جنسی لذت وتسکین والے کھیل میں کیا وہ ان باتوں کا خیال کرتا ہے جو ''ازدواجی زندگی کا تقاضا'' ہے اس کائنات میں باپ کے منصب پر فائز ہونا آسان بھی ہے اور مشکل بھی ہے ایک حقیقی باپ کے حوالے سے صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اس دنیا میں حقیقی باپ کا درجہ مقام ومرتبہ اسی کو مل پاتا ہے جو اس کائنات میں نہ باپ کے منصب پر فائز ہوتا ہے اور نہ جس نے باپ کے سائے کو دیکھا ہوتا ہے اور جو سارے زمانے کی دختران کا باپ ہوتا ہے۔

ماں کی حقیقی ذمہ داریاں:

اللہ رب العزت نے اماں حوا کی بیٹی کو ''ماں کے منصب پر فائز کیا ہے اور اس کو اولاد اپنی امانت کے طور پر عطا کی ہے اس جہاں میں ایک ''عورت'' یعنی ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کو اپنی عظمت اپنی محبت، اپنی عزت وعصمت، اپنی رحمت والی حیثیت اور مقام پر آ کر فیصلہ کرنا ہوگا اس کائنات میں بیٹی کی ذمہ داری کیا ہے اور وہ ایک بیٹی کی حیثیت سے کیا وہ تمام احکامات اور تعلیمات پر عمل کر رہی ہے جس کا تقاضا اللہ اور اس کے نبی ﷺ کو ہے کیا آج دنیا میں ایک عورت بہن کے مقام پر فائز ہو کر ان تمام امور پر عمل کر رہی ہے، جس کا شریعت ودین نے حکم دیا ہے کیا عورت بہن کے روپ میں اپنی محبت جو اس کے وجود میں اللہ نے جمع کی تھی وہ زندہ ہے یا مردہ ہو کر نفرت میں تبدیل ہوچکی ہے۔ عورت آج بیوی کے روپ میں کیا شرم وحیاء اور اپنی وفا ایثار وقربانی کو کس مقام پر دیکھ رہی ہے آج کی بیویاں اپنے منصب اور مقام کا موازنہ کرنے کے لئے ان بیویوں کی زندگی کا مطالعہ کریں جن کو تاریخ اسلام میں اور انسانی عالم کی تاریخ میں نیک سیرت، پاکیزہ حیات، اللہ کی رحمت والی شریک حیات، نیک اور صالحہ بیگمات کا اعزاز ملا ہے۔

ماں پر اصلاح معاشرہ کی ذمہ داری:

سروں میں عقل دے یارب، دلوں میں نور ایمانی
کہ خیرہ ہوگئی ان تابشوں میں چشم نسوانی

ماں گھر کی روشنی اور کائنات کا مسیحا ہے اللہ رب العزت نے بنی نوع انسان کو جس فطرت پر خلق فرمایا ہے وہ فطرت سلیمہ ہے، لہٰذا مرد جو خاندان کا سربراہ اور باپ ہے اس کی فطرت یہ ہے کہ وہ عورت کے زندہ رہنے کا ساز و سامان فراہم کرے اور اس کی زندگی کے تمام مطالبات جائز و ضروریات کی کفالت کرے، ماں اگر بہترین طور پر اولاد کی تربیت کی ذمہ داری ادا کردے تو اولاد ایک صالح اور پاکیزہ کردار کا حامل شخص اور شہری بن کر ملک اور معاشرے کی بہتر طور پر خدمت انجام دے سکتا ہے۔ ایک دختر نیک اپنی کتاب میں ماں کی ذمہ داری اور فرائض و بجا آوری کے متعلق تحریر کرتی ہیں:۔

> ماں کا رول معاشرے کی تعمیر ہے معاشرے کے لئے مردوں اور عورتوں کی تیاری ہے ایک ایسی قوم کی تعمیر ہے جس کے مردوں کو ان کی ماؤں نے زندگی کے ابتدائی سانسوں میں سچی اور حقیقی ممتا کا پیار، دین و شریعت کی علمبردار ہوکر اس کی پیدائش و تربیت کی ذمہ داری کو ادا کیا ہو۔ اللہ نے جو اصول و ضوابط ازدواجی زندگی کے حوالے سے بیان کئے ہیں ان اصولوں کی روشنی میں ازدواجی لمحات اور تربیت و پرورش کے عمل کو جاری رکھا ہو۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے ماضی میں ہزاروں ماؤں کے بطن نے ہر عہد میں فقید المثال، تاریخ ساز اور عظیم فرزندوں کا تحفہ دیا گویا مختصر طور پر اولاد کی تربیت و پرورش، نگہداشت و کردار سازی، خاوند کی خدمت گزاری ہی وہ موثر اور فعال کردار ہے جو ایک ایسے معاشرے، ماحول میں جہاں گھر ایسی نیک ماؤں سے خالی ہیں جو اپنے فہم و ذکاء سے معاشرے کو زندگی کے مختلف پہلوؤں میں روشنی عطا کرتی ہے، ایسے انسانوں کا معاشرہ تعمیر کرتا ہے جن کے اعتقادات درست، عقل و شعور پختہ اور جذبات حقیقی ہوں۔ (۱۳)

ماں کے فرائض و ذمہ داری ہر وطن اور گلشن کے لئے اور ہر مذاہب کے لوگوں کے لئے نہایت ضروری ہے ماں کسی بھی مذہب اور وطن کی ہو وہ ماں ہی ہوتی ہے ماں اور اس کی ذمہ داریوں کو اگر ہم معاشرتی اصلاح کے تناظر میں دیکھیں تو یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ماں کے پاس اللہ کی امانت نعمت کے طور پر آئی ہے اور جہاں اللہ دیگر معاملات کا حساب لے گا وہاں اولاد کی پرورش و تربیت اور اس کو دین و مذہب سے لگاؤ کے بابت بھی پوچھے گا اللہ نے واضح طور پر اپنی کتاب میں فرمایا:

تم بہترین امت ہو جو ظاہر کئے گئے ہو لوگوں کے لئے تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔ (۱۴)

اسی طرح ایک مقام پر قرآن میں بیان ہوا کہ:

اور جو قومیں ان سے پہلے ہو گزری ہیں ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا، وہ مجرم یعنی نافرمان تھے۔ (۱۵)

آج دنیا میں اور زمین پر جو گناہ کے تاج محل اور مینار تعمیر ہو رہے ہیں، اللہ کو لمحہ بھر کی اور گناہ گار شخص کو اپنی گناہ آلودہ زندگی کے دن رات کی پل پل کی خبر ہے، لیکن شیطان نما نفس نے اس کو اللہ کو بھلا کر شیطان کا اور زمانے کا پجاری بنا دیا ہے۔ اب یہ سوال غور طلب ہے کہ کسی معاشرے میں کسی ملک میں زمانے میں کوئی شخص چور ہے، کوئی زانی ہے، کوئی ڈاکو ہے، کوئی لٹیرا ہے، کوئی رشوت خور ہے، کوئی غدار قوم ہے، کوئی ملک دشمن ہے، کوئی دین و مذہب کا دشمن ہے، کوئی آدمی کا دشمن ہے، کوئی شرابی ہے، کوئی حرام خور ہے، کوئی دنگا فسادی ہے، کوئی قاتل و رہزن ہے، بالفاظ دیگر مندرجہ بالا جرائم یا جرم کرنے والا شخص کون ہے اور زمانے میں، وطن میں، ملک میں، معاشرے میں، اداروں میں، شاہراہوں میں، چمن میں، آنگن میں، آخر کہاں سے آکر آباد ہوئے ہیں، ان جرائم پیشہ لوگوں کو تقویت اور مراعات کس نے دی، کون ہے جو ان کے بگاڑ کا سبب ہے؟ یہ وہ چند ایک سوال ہیں جس پر آج کوئی عالم دین، مفتیان کرام، اساتذہ کرام، شیخ الاسلام زمانے کے چنگیزی سیاست دان، ڈاکٹر لیٹرے حکمران، کوئی جواب دینے سے قاصر ہیں، جبکہ جواب سیدھا اور آسان ہے کہ جب اللہ اپنی امانت اور نعمت دے رہا تھا تو والدین نے وہ امانت کس حال میں وصول کی، اللہ کی امانت اور نعمت اولاد کو کیا اس عمر سے تربیت کے مراحل سے گزارا جس کا حکم

اللہ نے دیا ہے۔ کیا ماں باپ نے اپنی اولاد کے متعلق کبھی یہ سوچا کہ اس کے لئے کون سا علم بہتر ہے۔

ایک ماں کی ذمہ داری اور ان کے بہترین خدمات کا، ان کی اچھی اور صالحہ و مومنہ فہم و فراست والی زندگی کا اور اولاد کی تربیت و پرورش اور دین و شریعت والی پاکیزہ زندگی کے انعام کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف ان لوگوں کی زندگی کو بیان کیا ہے جو اچھے عمل کرتے تھے، مصنف تحریر کرتے ہیں۔

برصغیر کی سیاسی، قومی، ملی، دینی و ادبی تاریخ ہے عورت بحیثیت ماں کے ہر عہد میں نیک سیرت فرزندوں کا تحفہ اپنے زمانے کو دیا برصغیر کی تاریخ میں ایک ماں ممتاز محل کی صورت میں نظر آتی ہے جس کے بطن سے اورنگ زیب عالمگیر جیسے تاریخ ساز مسلم حکمران نے جنم لیا۔ اسی برصغیر کی تاریخ میں ایک ماں سیدہ ام الوراع نے معین الدین اجمیری جیسے اولیاء اللہ کو جنم دیا جس کے فیضان رحمت کا دیا آج بھی صدیوں کے بعد جل رہا ہے اور قیامت تک جلتا رہے گا۔ اسی برصغیر کی ایک نیک اور عظیم ماں سید زہنی بی بی نے اپنے بطن اور آغوش مادر سے نظام الدین اولیاء جیسے جلیل القدر فرزند کا تحفہ دیا۔ اسی برصغیر کی ایک نیک سیرت اور پاکیزہ حیات والی ماں سیدہ فخر النساء نے امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ کو جنم دیا۔ اسی برصغیر کی تاریخ کی ایک گوہر نایاب ماں قرشیم خاتون نے بابا فرید الدین شکر گنج کو پیدا کیا۔ اسی برصغیر کی رہنے والی ایک ماں بی بی فاطمہ نے بہاؤالدین زکریا ملتانی کو جنم دیا۔

> جب تک کوئی شخص اس دشوار گزار گھاٹی کو پار نہیں کرتا آرام و راحت کی جنت میں کیسے پہنچے گا، ایک اور نام پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے فرمایا میں نے جہنم کی آگ سے زیادہ خطرناک چیز کوئی نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا سو رہا ہے اور جنت سے زیادہ عمدہ چیز نہیں دیکھی کہ جس کا چاہنے والا سو رہا ہے۔(١٦)

اللہ رب العزت نے اس جہاں میں زندگی کو کامیاب و کامران اور بامقصد گزارنے کا طریقہ وسلیقہ اپنی کتاب قرآن میں اور اپنے نبی ﷺ کی سنت مبارکہ میں بیان کر دیا ہے۔ اب دورِ حاضر میں جو لوگ حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں ں یا مختلف تنظیمیں جو منفی مقاصد کو سامنے رکھ کر حلقہ

خواتین کو گمراہی اور فحاشی کے میدان میں لانے کے لئے اپنا داؤ استعمال کر رہی ہیں وہ سب آخر کار ناکام ہو جائیں گی، کیونکہ عورت جس کے وجود میں ماں بھی ہے بہن بھی ہے، بیوی بھی ہے اور بیٹی بھی ہے یہ سارے رشتے کا نام عورت ہے اور اس عورت کا مالک اللہ ہے اور اللہ نے عورت کو حقوق دیا ہے اور جب عورت کو اللہ حقوق کو اللہ حقوق دینے لگ جائے تو پھر اس زمانے میں شوہر، باپ، بھائی اور بیٹا کا کام ختم ہو جاتا ہے شاعر نے عورت کو اور اس کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے۔

بن کے سورج تجھے مشرق سے ابھرنا ہوگا ڈوبنا تیرا مقدر نہیں مغرب پہ نا جا

برصغیر کے ایک بڑے نامور اور تاریخ ساز شاعر نے عورت کے حقوق کے حوالے سے اپنے رب سے بڑے خوبصورت انداز میں فریاد کی ہے وہ کہتے ہیں۔

اے خالقِ ارضی زندگی پیدا کر زندگی میں روحِ حسین پیدا کر
مٹی کو پلا رہا ہے خونِ شبیر اب تو ماں کے پیٹ سے انسان پیدا کر (۱۷)

تاریخ انسانی اور اسلامی دونوں ہی عورت کی عظمت اور اس کی خدمت و محنت کا اعتراف کرتی چلی آرہی ہے مگر بدقسمتی یہ ہے کہ ہر دور و زمانہ میں کچھ مفاد پرست، مذہب دشمن، شیطان صفت، جہنم پرست لوگ عورت کے وجود کو ''عظمت کا نشان'' بنانے کے بجائے ''ذلت کا نشان'' بنانے پر کارفرمائی و منصوبہ سازی کیا کرتے ہیں جبکہ ہر زندگی کا مالک اللہ ہے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے، عورت مظلوم ہے معلوم ہے اس پر زمانے نے جو ظلم و ستم کیا ہے وہ عورت کو زیادہ معلوم ہے ہم تو صرف شاعروں کے خیالات کو بیان کر رہے ہیں کہ دخترِ نیک کا اس کائنات میں کیا مقام و رتبہ اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر کیا ہے۔

عورت ماں کے روپ میں ایک مقدس اور پاکیزہ وجود کا نام ہے شاعر نے اس کی عظمت کو شاعری کے انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ۔

آنچل میں چھپائے ہے شرافت کا خزانہ کونین میں عورت ہے محبت کا خزانہ
عورت ہی کی آغوش میں پلتے ہیں پیمبر عورت نے دنیا کو دیئے دین کے رہبر
وہ بن کے کبھی آمنہ مکے میں رہی ہے وہ امن کا پیغام کبھی لے کے اٹھی ہے
مریم بھی ہے، سیتا بھی ہے رضیہ بھی یہی ہے حالات کی بے رحم ہواؤں سے لڑی یہ
ہر شعبہ ہستی کو کیا اس نے منور دنیا کو دیئے اس نے کئی لعل وجوہ

یہ ماں بھی ہے بیٹی بھی ہے بیوی بھی بہن بھی دنیا کو سکھاتی ہے محبت کا چلن بھی

ہر رنج ہر درد میں دم ساز یہی ہے

آدم کے حسین راز کی ہمراز یہی ہے

اللہ کی نظر میں عورت کے مقام ورتبہ کو بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے۔

عصمت تجھے عزیز ہے اور آبرو عزیز

قدرت کی شاہکار ہے قدرت کو تو عزیز(۱۸)

تاریخ کے صفحات میں ماں کی حیثیت اور ذمہ داریوں کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس کے طور پر سامنے آتی ہے کہ ہر صدی میں اور ہر ملک میں مسلم ماؤں نے اپنے بطن سے فقید المثال اور لازوال فرزند دیا۔ ماؤں کی ذمہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

''اگر ہم ماضی اور حال کے تناظر میں ماؤں کے رویئے اور ان کی ذمہ داریوں کا جائزہ لیں ان کے فرائض کا مطالعہ کریں تو مجھے یہ بات کہتے ہوئے ذرا بھی تامل نہیں ہوتا کہ ہماری اور موجودہ نسل کی ماؤں میں بے شک تعلیم کا فرق موجود ہے لیکن بچوں کی تربیت کے اعتبار سے پرانی مائیں ان پڑھ ہونے کے باوجود معمار اور اعتبار کی بلندی پر فائز دکھائی دیتی ہیں۔ پرانے زمانے کی مائیں قرآن پاک کی تلاوت کرکے اپنے بچوں کو دودھ پلاتی تھیں جبکہ آج کی مائیں ٹی وی دیکھتی ہوئی بچوں کو دودھ پلاتی ہیں حتیٰ کہ غیر محرموں کو دیکھتے ہوئے اپنی اولاد کو دودھ پلایا کرتی ہیں، جب زمین پر آباد مائیں اپنے بچوں کو اس انداز سے خوراک دیں گیں تو بچے کی شخصیت پر جو اثر پڑے گا اس کی ہو بہو تصویر ہمارا معاشرہ پیش کر رہا ہے۔ کسی بھی انسان کی شخصیت سازی میں ماں کی تربیت اور ذمہ داری کو کتنا مقام حاصل ہے اس لئے اگر ہم بحیثیت قوم عظیم لوگوں کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جن پر ساری قوم بلکہ امت مسلمہ فخر کرے تو ہمیں ماؤں کے لئے تربیتی طور طریقے اپنانے ہوں گے۔(۱۹)

ماں اور بچے کا رشتہ بڑا ہی نازک اور ذمہ دارانہ نوعیت کا ہے، اس حوالے سے وطن عزیز کے اور دیگر دوسرے اسلامی ملکوں کے اہل قلم صاحبان لوگوں کی رہنمائی اور معاونت کے لئے کتابیں و مضامین تحریر کرتے رہتے تھے۔ اسی حوالے سے ڈاکٹر ام کلثوم اپنی کتاب میں تحریر کرتی ہیں کہ:

> ماں کی غذا اور اولاد کے ماں کا دودھ جو ابتدائی ایام میں دیا جاتا ہے وہ کس قدر قدرتی اور احکام الٰہی کے نقطہ نگاہ سے مفید و مثبت ہے ''حقیقت یہ ہے کہ '' خلیفۃ اللہ'' کی ذہنی و جسمانی نشوونما کے لئے اس کی ماں کا دودھ محض خوراک نہیں بلکہ اس سے بہت زیادہ فوائد کا حامل ہے بچے کو ماں کا دودھ اس کی ذہنی آسودگی، راحت و احساس کا تحفظ دلاتا ہے، اس کا مکمل طور پر انداز لگانا مشکل ہے۔ یہ احساس تحفظ زندگی کی پر اعتماد بنیاد استوار کرتے ہیں ماں کے دودھ سے محروم رہنے والے بچوں کا احساس محرومی تاحیات اپنا اثر دکھاتا ہے، ماں کی آغوش میں بچے کی کلکاریاں صرف بچے ہی کو آسودگی نہیں دیتی ہے، بلکہ ماں کے ہارمونز کو بھی منضبط کر کے اس کی صحت پر بڑا خوش گوار اثر ڈالتی ہیں بچے کو اپنی آغوش میں لینے سے ماں کی ممتا کی تسکین ہوتی ہے، ماں اور بچے کی خوشی سے گھر بھر کا ماحول خوشگوار رہتا ہے۔(۲۰)

ماں اور معاشرہ دونوں لازم وملزوم ہیں ماں اچھی ہوگی تو معاشرہ اچھا اور ماحول پرسکون ہوگا ملک اچھا ہوگا، ملت کی تقدیر اچھی ہوگی اگر ماں ہی اچھی نہ ہو تو معاشرہ افراتفری اور بے ہنگم تہذیب کی کہانی بن کر ماؤں کی کارکردگی کا مذاق اڑاتی ہے، مثلاً ایک ماں کا بیٹا موسیٰ علیہ السلام لوگوں کو حق کی دعوت دے رہا ہے تو اسی زمانے میں ایک ماں کا بیٹا فرعون بھی لوگوں پر ظلم کر رہا ہے۔ اصلاح معاشرہ میں ماں کی ذمہ داری بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے معاشرتی اصلاح اور اس کی بہتری کے حوالے سے مصنف اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں۔

> معاشرتی آداب، حقوق العباد کی ادائیگی کی ہی ایک صورت ہے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اللہ کے حق کے بعد سب سے بڑا حق ہے ان کی خدمت کرتے ہیں، اللہ کی خوشنودی اور ان کی ایذا رسانی، اللہ کی ناراضگی کا

موجب ہے، ایک حدیث میں ہے کہ ''ماں باپ کی رضامندی میں اللہ کی رضامندی اور ماں باپ کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے'' ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اولاد پر ماں باپ کے کیا حقوق ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اولاد کی جنت اور دوزخ ماں باپ ہیں، یعنی ان کی اطاعت جنت میں اور نافرمانی و بدسلوکی دوزخ میں لے جانے والی ہے، اسی طرح اولاد کا حق ماں باپ پر یہ ہے کہ ان کی اچھی تربیت کی جائے تاکہ وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ میاں بیوی کے حقوق بھی حسن سلوک، لطف و محبت اور باہمی خیر خواہی پر مبنی ہیں۔ قرابت داری کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث میں ہے کہ ''قرابت کے حقوق پامال کرنے والا اور اپنے برتاؤ میں رشتہ داری کا لحاظ نہ رکھنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ اسی طرح بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت کرنا بھی اہم حقوق ہیں۔(۲۱)

ماں کی حقیقی عظمت کے متعلق پاکستان کے سائنس داں ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کہتے ہیں:

ماں کے پاؤں تلے جنت کی بشارت دی گئی ہے، یہ صورت حال مغرب میں نہیں ہے، مغربی معاشرے میں ماں اور اولاد کے مابین رشتہ ضرورت سے زیادہ دی جانے والی آزادی کی نذر ہو چکا ہے، لیکن ہم جو مشرقی اقدار و روایت کے پاسدار ہیں اس رشتے کے تقدس اور اس کی قدر و قیمت سے واقف ہیں، ہمیں معلوم ہے کہ ماں جب جھولی پھیلا کر اپنے بچوں کے لئے دعا کرتی ہے تو وہ دعا رب ذوالجلال کے حضور شرف قبولیت حاصل کرتی ہے۔(۲۲)

غور و فکر کی دعوت:

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ہم ببول بونے کے بعد گلاب کے نکلنے کا انتظار کرتے ہیں ہم نے نئی نسل کی تربیت کے لئے وہ تمام کام نہیں کئے جن کی ضرورت ایک بااخلاق اور باکردار مسلمان بنانے کے لئے پڑتی ہے اور خواہش و تمنا یہ ہوتی ہے کہ معاشرے میں کوئی برائی نہ ہو، معاشرے

میں جو برائی کے علمبردار چہرے ہیں یہ چہرے اور برائی کی یہ تصویر اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک ماں کا بیٹا بھی ہے۔ ایک بہن کا بھائی بھی ہے، ایک بیوی کا شوہر بھی ہے اور ایک بیٹی کا باپ بھی ہے۔ ماں کی تربیت نے اس کو برائی کی دنیا کا مسافر کیوں بنایا؟ بہن کی محبت نے ایک بھائی کو زمانے کا بدمعاش کیوں بنایا۔ ایک وفا پرست مجازی خدا کو دنیا کی رونقوں میں کس نے گم کر کے برائی کا دیوتا بنایا۔ ایک باپ کو برائی کی دنیا کا مسافر کس نے بنایا؟ ماں نے اپنا کردار، بہن نے اپنا پیار، بیوی نے اپنا ایثار اور بیٹی نے اپنی محبت کا اظہار کس طرح کیا؟ یہ سوالات غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ بھی عورت ہی ہیں جن کے بطن سے اللہ نے دونوں جہاں کے سلطان الانبیاء کو پیدا کیا، جنہوں نے پوری انسانیت کو رسول کریم ﷺ جیسا فرزند ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔ کیونکہ عورت اپنی سیرت اور نیک کام پر قائم رہ کر وہ کام کرسکتی ہے جو بڑے بڑے خطباء منبروں پر کھڑے ہو کر نہیں کر سکتے۔ (۲۳)

دین اسلام نے روحانی طہارت اور پاکیزگی پر بہت زیادہ زور دیا ہے، مصنف اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

> بچے اللہ کی امانت اور والدین کے لئے نعمت عظیم ہیں بچے کی تربیت و تہذیب کے سلسلے میں واقعی یہ سب سے بڑی ذمہ داری ہے جو ماں باپ، سرپرستوں پر، یا اساتذہ کرام پر پڑتی ہے، تربیت دہندگان اپنی بھی تربیت کریں اور ساتھ ساتھ بچوں اور طالب علموں کی بھی تربیت و کردار سازی کا فریضہ ادا کریں اسی طرح وہ ایک ایسے اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اپنے حصے کا کام انجام دیں گے، جس کی بنیاد ایمان و اخلاق پر ہوتی ہے۔ والدین اپنی اولاد کے ساتھ جس قدر گہری دل چسپی لیں گے اس قدر ان کی اولاد کے لئے بہتر ہوگا۔ (۲۴)

خواتین کے فرائض بحیثیت ماں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک اسکالر اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

> جہاں مرد کی معاشی ذمہ داریاں کم ہو جاتی ہیں وہاں اسلام نے عورت اور مرد

> کے درمیان فرق نہیں کیا ہے۔ چنانچہ ماں اور باپ دونوں کا حصہ وراثت میں ایک رکھا ہے اس کی وجہ تو یہ ہے کہ اولاد کا حق مقدم ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ جس شخص کی اولاد بھی صاحب اولاد ہو وہاں اس کی ذمہ داریاں بڑی حد تک کم ہو جاتی یا ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کی حیثیت بالعموم اپنے پوتے اور پوتیوں کے سرپرست کی ہوتی ہے۔ ہاں اگر اولاد نہیں ہے جو اس کی وراثت کی اولین مستحق ہے اور میت کا باپ صاحب اولاد ہے جو میت کے بھائی بہن ہوں گے تو باپ کا حق ماں سے زیادہ ہوگا اس لئے کہ اس صورت میں باپ کی ذمہ داریاں بھی زیادہ ہوسکتی ہیں۔ (۲۵)

''دختران ہند'' نامی کتاب کے مصنف ''برصغیر کی نامور و مثالی خواتین و ماؤں کی حیات و خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں'' مسلم عورت اپنے ان فرائض منصبی سے غافل ہوتی جارہی ہے جو دین اسلام نے اس پر عائد کئے تھے اور مسلم عورت کی یہ غفلت مسلمانوں کو بربادی کے گڑھے کی طرف دھکیل رہی ہے جدید تہذیب کی بدولت مسلم معاشرے میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان میں سب سے اہم تبدیلی یہ ہے کہ عورت کا ذہن اور دماغ دونوں بدل گیا ہے اور اس کا دل کسی اور کا ہو چکا ہے، نئی تہذیب کا سیلاب آنے سے پہلے اس کا تخیل یہ تھا کہ وہ بذات خود میدان کارزار میں نکلنے کے بجائے جاں نثار سپوت پیدا کرے جن کی آغوش مادر میں اس طرح تربیت ہو کہ وہ ملک وملت کے خیرخواہ اور مذہب کے پرستار نہیں۔ اسی لئے وہ چراغ خانہ یا گھر کی ملکہ کہلاتی تھی لیکن آج اس کو اپنوں نے شمع انجمن بنا دیا ہے اور وہ اس پر فخر محسوس کر رہی ہے اور اس کو اپنا حق سمجھ رہی ہے جبکہ شمع کو معلوم ہونا چاہئے کہ پروانہ بے وفا نہیں ہوتا ہے اور ہر شمع کا ایک پروانہ ہوتا ہے بقول شاعر۔

شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک ۔۔۔ جلے نہ کیوں تیرا پروانہ زمانے میں سحر ہونے تک

ہمارے بزرگوں نے گھروں کا جو ماحول تیار کیا تھا وہ آج کی نسبت بہت اچھا تھا اور اس ماحول میں جو جگہ عورت کے لئے متعین کی گئی تھی اور تعلیم و تربیت کا جو طریقہ اور معیار مقرر کیا گیا تھا وہ آج کی نسبت کئی گنا بہتر تھا اسی کی بدولت مادر وطن نے ایسے ایسے فرزند پیدا کئے جن کا شہرہ چہار دانگ عالم میں ہوا، اور اسی بناء پر فرشتہ خصائل بیٹیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے روحانی اور تمدنی زندگی

میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا۔

حضور ﷺ کی بیویوں کو تمام امت کی مائیں اور تمام ماؤں بہنوں کو لیڈ ... نے کی حیثیت سے درج ذیل ہدایات دی گئی ہیں۔

① ان کا مطمع نظر دنیا اور دنیا کا سرو سامان نہیں ہونا چاہئے بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت اور آخرت کی فلاح ہونی چاہئے۔

② ان کے مرتبہ اور ان کی ذمہ داریوں کے لحاظ سے ان کا اخلاقی پایہ بلند ہونا چاہئے، اللہ کے یہاں ان کی برائیوں پر سزا بھی دوہری ہے، اور ان کی بھلائیوں پر جزا بھی دوہری ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کی اور تمام خواتین کی رہنما ہیں، ان کا بگاڑ پوری امت کا بگاڑ ہے، اور ان کا سنوار پوری امت کا سنوار ہے۔

③ ان کو لہجہ میں لوچ اور گفتگو میں لگاوٹ کا انداز نہیں پیدا کرنا چاہئے بلکہ وقار سنجیدگی اور سادگی کے ساتھ بات کرنی چاہئے تاکہ سننے والے کے نفس میں کوئی غلط کی خواہش نہ پیدا ہو۔

④ ان کو بناؤ سنگھار کر کے اپنی نمائش کرتے پھرنا نہیں چاہئے بلکہ اپنے گھروں کے اندر نماز، انفاق فی سبیل اللہ، اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں خود کو مصروف رکھنا چاہئے۔

⑤ اللہ کی آیتوں اور رسول ﷺ کی نصیحتوں کی تبلیغ ان کا اصلی کام ہونا چاہئے اور اللہ کے جو بندے اور بندیاں ان چیزوں کی طالب ہوں ان کو ان سے بہرہ مند کرنا چاہئے۔

جن شیطانی عادات و خصائل کو قرآن کریم جاہلیت اولیٰ کے لفظ سے پکارتا ہے ہمارے زمانے کی بہنوں اور بیٹیوں کو ان میں آلودہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔(۲۷)

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ واصل عثمان، ماں، زم زم پبلی شرز، کراچی، ۲۰۰۴ء
۲۔ حدیث نبوی ﷺ
۳۔ قرآن مجید، سورہ احقاف، آیت ۱۵
۴۔ قرآن مجید، سورہ آل عمران، آیت ۳۵

۵۔ قرآن مجید، سورہ الصف، آیت ۱۰۰

۶۔ قرآن مجید، سورہ بقرہ، آیت ۸

۷۔ قرآن مجید، پارہ ۱۵، آیات ۲۳۔۲۴

۸۔ قرآن مجید، سورہ

۹۔ قرآن مجید، سورہ نساء، آیت

۱۰۔ محمد الیاس عادل، اسلامی ماں، مشتاق بک کارنر، لاہور، سن ندارد، ص ۱۳

۱۱۔ مولانا جمیل احمد، بالاکوٹی، ماں کی عظمت، قاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، پشاور، ۲۰۰۴ء، ص ۶۲۔۶۳

۱۲۔ ڈاکٹر محمد شاہد رفیع، ماں اور اس کی ذمہ داریاں، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ص ۱۰

۱۳۔ ام فریحہ، نیک ماؤں کا مثالی کردار، ادارہ مطبوعت خواتین، لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۱۴۸

۱۴۔ قرآن مجید، سورہ آل عمران، آیت ۱۱۰

۱۵۔ قرآن مجید، سورہ الدخان، آیت ۳۷

۱۶۔ مولانا، جلیل احسن، ندوی، راہ عمل، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص ۵۴

۱۷۔ علامہ، مظہری جمیل، عرفان جمیل، ادب اکیڈمی، ۱۹۸۶ء، ص ۱۷

۱۸۔ مجیب، رامپوری، عورت نامہ، ملک بک ڈپو، لاوہر، ۱۹۹۴ء، ص ۵۳۶۔۵۳۷

۱۹۔ محمد، اسلم، لودھی، ماں، علم وعرفان، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۹

۲۰۔ ڈاکٹر کلثوم، بچے کی تربیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی، ۲۰۰۹ء، ص ۵۷

۲۱۔ حبیب الرحمن، مولانا، الحاج شیخ، پاکیزہ معاشرہ، چکوال، ۱۹۷۹ء، ص ۱۱۴

۲۲۔ مقبول راشد، مشہور لوگوں کی مسلم مائیں، علم وعرفان پبلیشرز، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۹۶

۲۳۔ حبیب الرحمن، مولانا، دنیا کی سعادت مند عورت، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، ۲۰۰۸ء، صفحات ۳۰۔۳۱

۲۴۔ جلال الدین عمری، سید، مسلمان عورت کے حقوق، الفیصل پبلی شرز ۱۹۹۲ء، ص ۱۶۴

۲۶۔ عمر محمد خان، ڈاکٹر، دختران ہند، نشریات، لاہور، ۲۰۰۸ء، صفحات ۱۱۔۱۲

۲۷۔ محمد امین اصلاحی، مولانا، اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام، اسلامک پبلی کیشنز، لاوہر، ۲۰۰۴ء، ۱۵۵۔۱۵۷

خواتین کا مقام اور ان کے حقوق

قرآن، سیرت طیبہ ﷺ و تاریخ کی روشنی میں

پروفیسر سیدہ کہکشاں ہاشمی ✿

ABSTRACT

Allah the great and Created the universe. Allah the all people of gardian. Islam the religion of peace and build a peaceful society and envirment in the world. Muhammad(Peace be upon him) said women are a powr group of the society but Allah and Islam the accepted her mafor role and dulites. Islam say the all women of the world in diffrent religious Maa(Mother(is a gift of Allah in the universe. Maa(Mother(name of sucessfull.

Maa (Mothar(name of"Hearan."Maa (Mother)is light of the son. Women of the muslim world creation a good and bad society in the world. Allah guide and advised to all muslem woman her basically respansabilres by fine carefully. All mushas society and mother world role play of pace and love.

عورت چار الفاظ پر مشتمل لفظ ہے مگر یہ لفظ اپنے اندر پوری کائنات کا حسن سموئے ہوئے ہے۔ کائنات کی خوبصورتی اور دلکشی کا حسن عورت سے وابستہ ہے۔ اگر عورت کا وجود نہ ہوتا تو کائنات کی خوبصورتی بے رنگ ہوتی۔ کائنات کے رنگ عورت سے وابستہ ہیں اور کائنات میں تخلیق کا سلسلہ بھی عورت سے شروع ہوا۔ عورت کے لئے قرآن کریم میں لفظ ''نساء'' استعمال ہوا ہے۔ قرآن کریم میں ایک سورۃ کا نام بھی ''نساء'' ہے۔

انسانیت کی تکمیل اور معاشرے کی تشکیل میں عورت کے اہم کردار کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں اُس کے حقوق کی حفاظت اور اس کی مراعات کا تعین فرمادیا ہے، عورتوں سے رواداری اور حسن سلوک کا حکم بھی دیا ہے۔(۱)

✿ محترمہ پروفیسر کہکشاں ہاشمی، پرائیویٹ کالج میں لیکچرار کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہی ہیں اور آپ کو جامعہ کراچی سے اسلامیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری ایوارڈ ہونے والی ہے۔

عورت اور تاریخ:

ایک عرصہ تک یہ نظریہ مقبول رہا کہ تاریخ کی تعمیر وتشکیل صرف مرد کرتے ہیں اور اگر عظیم مرد نہ ہو، تو تاریخ کا عمل رُک جاتا ہے اس لئے پیغمبروں سے لے کر بڑے بڑے فاتحین تک سب مرد تھے جو اپنے نظریات و خیالات اور جدوجہد سے تاریخ کا رُخ موڑتے نظر آتے ہیں جبکہ خیالات کے اس ہجوم میں اور جدوجہد کے اس عمل میں عورت کا وجود نظر نہیں آتا۔

کیا عورت کا تاریخ میں کوئی وجود نہیں؟ کیا اس کی ذات گمنامی کے اندھیرے میں روپوش ہوگئی؟ کیا اس نے تاریخ میں کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا؟ یقینا ایسا نہیں ہے، پھر اس کو پیچھے کیوں دھکیل دیا گیا؟ اوّل تو اس بات کو ذہن میں رکھا جائے کہ جب تحریری تاریخ وجود میں آئی اس وقت تک انسانی معاشرے پر مرد کا غلبہ ہو چکا تھا اور عورت کی سماجی حیثیت گر چکی تھی اور عورت معاشرے میں مرد کے مساوی نہیں سمجھی جاتی تھی اور اس غیر مساوی درجہ کی وجہ سے یہ آسان ہو گیا تھا کہ وہ اسے اپنے مفادات پر قربان کرتا رہے۔

> حقوق نسواں کی ایک جرمن خاتون نے کہا تھا کہ میری تاریخ کی کتابیں جھوٹ بولتی ہیں اور کہتی ہیں کہ میرا وجود نہیں تھا۔(۲)

تاریخ میں عورت کا وجود تو ہے مگر اس کا وجود وہ ہے جو مرد نے تشکیل دیا، تاریخ کا جو خاکہ اور فریم ورک ہے اس میں عورت کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔

ابتدائی دور میں جب قبیلوں میں باہمی جنگ وجدل ہوتا تھا اس کے بعد دوستی کے معاہدے ہوتے تھے اس میں شادی بیاہ کے ذریعہ تعلقات کو بہتر بنایا جاتا تھا۔

> آسٹریلیا کے قدیم باشندوں میں رواج تھا کہ وہ مخالف قبائل سے دوستی کی غرض سے اپنی عورتوں کو ان کے پاس بھیج دیتے تھے بعد میں انہوں نے سیاہ فام لوگوں سے دوستی کے لئے اپنی عورتوں کو استعمال کیا، اس طرح مردوں نے مادی فوائد بھی حاصل کئے۔(۳)

اس سارے عمل کا المیہ یہ تھا کہ عورت اس قربانی کے بعد گمنام ہو جاتی اس کا کردار ختم ہو جاتا ہے اور اس قربانی کے نتیجہ میں جو فوائد حاصل ہوتے اس سے مرد پورا پورا فائدہ اٹھاتے تھے یہی وجہ ہے تمام قربانیوں کے باوجود معاشرہ میں عورت کا سماجی رتبہ نہیں بڑھا اس کی قربانیوں کو تسلیم